# لامیۃ العجم

5.1

## مقصد

عربی زبان کے اس مشہور و معروف قصیدہ کو آپ کے لئے شامل نصاب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ عصر عباسی کے شعری خصائص و امتیازات سے متعلق واقفیت حاصل کر سکیں، آپ کے پاس عربی الفاظ و مفردات کا ذخیرہ ہو جائے، آپ اشعار میں ذکر کردہ مختلف مضامین و معانی پر مطلع ہوں اور اس میں بیان کردہ حکمتوں، امثال اور زندگی میں درپیش تجارب سے استفادہ کریں اور یہ معلوم ہو جائے کہ قصیدۂ لامیۃ العجم کے شاعر نے احساسات وجذبات اور رجحانات و خیالات کو کس عمدگی کے ساتھ پیش کیا ہے۔

5-2

## تمہید

عصر عباسی کو مؤرخین نے علوم وفنون میں ترقی وکمال کی بناء پر عربی ادب کا سنہرا دور کہا ہے، عصر عباسی اپنے ابتدائی دور میں سیاسی، علمی اور ادبی اعتبار سے اس قدر بلندیوں تک پہنچا کہ ہر علم وفن میں کمال رکھنے والے متبحر علماء و سائنسدان اس دور میں پیدا ہوئے، جنہوں نے اپنی تحقیقات وانکشافات سے ایک عالم کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا، جو آج تک کے تمام مغربی سائنسدانوں کے لئے مشعل راہ اور بنیاد کا درجہ رکھتی ہیں، اسی بنیاد پر عالم مغرب نے جدید انکشافات کو دنیا میں متعارف کروایا، عصر عباسی' اموی دور سے سیاسی اعتبار سے مختلف ہے اور اس سیاسی اختلاف کا اثر اس طرح لغت وادب پر ہوا کہ اموی دور میں گورنر اور دیگر عہدیدار عربی زبان کے ماہر تھے، جس کی وجہ سے ادب ولغت میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا برخلاف عصر عباسی کے چونکہ اس کی بنیاد اہل فارس کی مدد وتعاون سے ہوئی، اسی بناء پر حکومت کے معاملات میں ان کی دخل اندازی ہوئی اور عربی عصبیت ختم ہوئی اور اس وجہ سے فارسی، ترکی، سریانی اور رومی عناصر داخل ہوئے اور عربی تہذیب وتمدن میں دیگر لغات کی تہذیب وعناصر شامل ہو گئے اور اس کا اثر لغت وادب پر بھی ہوا۔

اس قصیدہ ''لامیۃ العجم'' کا ناظم عصر عباسی کا ایک نامور شاعر ہے جسے زندگی کے مختلف مراحل میں تجارب حاصل کرنے کا موقع ملا چونکہ وہ ابتدائی زندگی میں مالی اعتبار سے مضبوط نہیں تھا اور بعد میں مختلف عہدوں پر متمکن ہوا، وزراء سے تقرب حاصل کیا اور مختلف مقامات کا سفر کیا تو اُسے زندگی میں بہت سے تجربات و مشاہدات ہوئے اور اس نے 505ھ میں اپنے اس قصیدہ میں ان تمام چیزوں کا ذکر کیا۔

شاعر اور قصیدہ کی اہمیت کا اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس قصیدہ کی کئی شروح لکھی گئیں اور اس کا معارضہ کیا گیا، نیز اس قصیدہ کی تصدیر، تعجیز، تشطیر اور تخمیس کی گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء اور ادباء نے اس قصیدہ کو بڑی اہمیت دی، علاوہ ازیں اس قصیدہ کا لاطینی' فرانسیسی اور انگریزی زبانوں میں بھی ترجمہ کیا گیا۔

شاعر قصیدہ طغرائی نے اس میں حکمت سے بھرپور کئی باتیں ذکر کی ہیں جس میں سے ایک یہ شعر ہے:

اِنَّ الْعُلَا حَدَّثَتْنِیْ وَھِیَ صَادِقَۃٌ　　　فِیْمَا تُحَدِّثُ اَنَّ الْعِزَّ فِی النُّقَلِ

ترجمہ: بلاشبہ بلندیوں نے مجھ سے بیان کیا جبکہ وہ اپنی تمام باتوں میں سچی ہیں کہ عزت وشرافت نقل وحرکت میں ہے۔

اس جیسی حکمت کی باتیں اور قیمتی تجربات اس قصیدہ سے آپ سیکھ سکتے ہیں۔

5-3

## عربی اشعار مع اعراب

أَصَالَةُ الرَّأىِ صَانَتْنِیْ عَنِ الْخَطَلِ    وَحِلْيَةُ الْفَضْلِ زَانَتْنِیْ لَدَی الْعَطَلِ
مَجْدِیْ أَخِيْرًا وَمَجْدِیْ أَوَّلاً شَرَعٌ    وَالشَّمْسُ رَأْدَ الضُحٰی كَالشَّمْسِ فِی الطَّفَلِ
فِيْمَ الإِقَامَةُ بِالزَّوْرَاءِ لا سَكَنِیْ    بِهَا وَلا نَاقَتِیْ فِيْهَا وَلا جَمَلِیْ
نَاءٍ عَنِ الْاَهْلِ صِفْرُ الْكَفِّ مُنْفَرِدٌ    كَالسَّيْفِ عُرِّیَ مَتْنَاهُ عَنِ الْخَلَلِ
فَلا صَدِيْقَ إِلَيْهِ مُشْتَكٰی حَزَنِیْ    وَلا أَنِيْسَ إِلَيْهِ مُنْتَهٰی جَذَلِیْ
طَالَ اغْتِرَابِیْ حَتَّی حَنَّ رَاحِلَتِیْ    وَرَحْلُهَا وَقَرَی الْعَسَّالَةِ الذُّبُلِ
وضَجَّ من لَغَبٍ نِضْوِیْ وَعَجَّ لِمَا    يَلْقَی رِكَابِیْ وَلَجَّ الرَّكْبُ فِیْ عَذَلِیْ
أُرِيْدُ بَسْطَةَ كَفٍّ أَسْتَعِيْنُ بِهَا    عَلٰی قَضَاءِ حُقُوْقٍ لِلْعُلَی قِبَلِیْ
وَالدَّهْرُ يَعْكِسُ آمَالِی وَيُقْنِعُنِیْ    مِنَ الْغَنِيْمَةِ بَعْدَ الْكَدِّ بِالْقَفَلِ
وذِیْ شِطَاطٍ كَصَدْرِ الرُّمْحِ مُعْتَقِلٍ    لِمِثْلِهِ غَيْرَ هَيَّابٍ وَلا وَكِلِ
حُلْوُ الْفُكَاهَةِ مُرُّ الجِدِّ قَدْ مُزِجَتْ    بِقَسْوَةِ الْبَأْسِ فِيْهِ رِقَّةُ الغَزَلِ
طَرَدْتُ سَرْحَ الْكَرٰی عَنْ وِرْدِ مُقْلَتِهٖ    واللَّيْلُ أَغْرَی سَوَامَ النَّوْمِ بِالْمُقَلِ
وَالرَّكْبُ مِيْلٌ عَلَی الْأَكْوَارِ مِنْ طَرِبٍ    صَاحٍ وآخَرَ مِنْ خَمْرِ الْهَوٰی ثَمِلِ
فَقُلْتُ أَدْعُوْكَ لِلْجُلَّی لِتَنْصُرَنِیْ    وَأَنْتَ تَخْذُلُنِیْ فِی الْحَادِثِ الْجَلَلِ
تَنَامُ عَنِّیْ وَعَيْنُ النَّجْمِ سَاهِرَةٌ    وَتَسْتَحِيْلُ وَصِبْغُ اللَّيْلِ لَمْ يَحُلِ
فَهَلْ تُعِيْنُ عَلَی غَیٍّ هَمَمْتُ بِهٖ    وَالْغَیُّ يَزْجُرُ أَحْيَاناً عَنِ الْفَشَلِ
اِنِّیْ أُرِيْدُ طُرُوْقَ الْحَیِّ مِنْ إِضَمٍ    وَقَدْ حَمَاهُ رُمَاةٌ مِنْ بَنِیْ ثُعَلِ
يَحْمُوْنَ بِالْبِيْضِ وَالسُّمْرِ اللَّدَانِ بِهٖ    سُوْدَ الْغَدَائِرِ حُمْرَ الْحَلْیِ وَالْحُلَلِ
فَسِرْ بِنَا فِیْ ذِمَامِ اللَّيْلِ مُهْتَدِياً    بِنَفْحَةِ الطِّيْبِ تَهْدِيْنَا إِلٰی الْحِلَلِ
فَالْحِبُّ حَيْثُ الْعِدٰی وَالْأُسْدُ رَابِضَةٌ    حَوْلَ الْكِنَاسِ لَهَا غَابٌ مِنَ الْأَسَلِ

5-4

### اشعار کا ترجمہ

(1)

أَصَالَةُ الرَّأىِ صَانَتْنِیْ عَنِ الْخَطَلِ    وَحِلْيَةُ الْفَضْلِ زَانَتْنِیْ لَدَی العَطَلِ

ترجمہ: رائے کی عمدگی ودرستگی نے مجھے غلطی کر جانے سے بچالیا اور شرف وفضیلت کے لباس نے زیور کے نہ ہونے کے باوجود مجھے زینت بخشی ہے۔

(2)

مَجۡدِیۡ أَخِیۡرًا وَمَجۡدِیۡ أَوَّلاً شَرَعٌ    وَالشَّمۡسُ رَأۡدَ الضُحٰی کَالشَّمۡسِ فِی الطَّفَلِ

ترجمہ: میری شرافت وبزرگی (سرداری سے) پہلے اور (سرداری کے) بعد (ابتداء اور انتہاء) دونوں حالتوں میں یکساں وبرابر ہے اور سورج چاشت کے وقت اسی طرح چمک رہا ہوتا ہے جس طرح قبل غروب چمکتا ہے۔

(3)

فِیۡمَ الإِقَامَۃُ بِالزَّوۡرَاءِ لا سَکَنِیۡ    بِھَا وَلَا نَاقَتِیۡ فِیۡھَا وَلَا جَمَلِیۡ

ترجمہ: زوراء مقام (بغداد) میں میرا قیام کیونکر ہو جبکہ وہاں نہ میرا مسکن ہے اور نہ وہاں میری اونٹنی ہے اور نہ میرا اونٹ ہے۔

(4)

نَاءٍ عَنِ الاَھۡلِ صِفۡرُ الۡکَفِّ مُنۡفَرِدٌ    کَالسَّیۡفِ عُرِّیَ مَتۡنَاہُ عَنِ الۡخَلَلِ

ترجمہ: (میں) اہل وعیال سے دور، خالی ہاتھ، تنہا ہوں جس طرح تلوار کے دونوں کنارے میان سے جس پر چمڑا منڈھا ہوا ہے علٰحدہ کر دیئے گئے۔

(5)

فَلاَ صَدِیۡقَ إِلَیۡہِ مُشۡتَکَی حَزَنِیۡ    وَلَا أَنِیۡسَ إِلَیۡہِ مُنۡتَھٰی جَذَلِیۡ

ترجمہ: پس نہ کوئی دوست ہے جسے میرے غم کی داستان سنائی جائے اور نہ کوئی محبوب ہے جسے میری خوشی کی انتہاء بتائی جائے۔

(6)

طَالَ اغۡتِرَابِیۡ حَتّٰی حَنَّ رَاحِلَتِیۡ    وَرَحۡلُھَا وَقَرَی الۡعَسَّالَۃِ الذُّبُلِ

ترجمہ: میرا سفر طویل ہو گیا یہاں تک کہ میری سواری، اس کا کجاوہ اور حرکت کرنے والے باریک نیزوں کے اوپری حصے سکون وقرار کے مشتاق ہو گئے۔

(7)

وضَجَّ من لَغَبٍ نِضۡوِیۡ وَعَجَّ لِمَا    یَلۡقَی رِکَابِیۡ وَلَجَّ الرَّکۡبُ فِیۡ عَذَلِیۡ

ترجمہ: اور میرا دبلا اونٹ تھکاوٹ کی وجہ سے چیخ پڑا، مشکلات کی وجہ سے میرے رکاب نے آواز کی اور قافلہ کے سوار مجھے مسلسل ملامت کرنے لگے۔

(8)

أُرِیۡدُ بَسۡطَۃَ کَفٍّ أَسۡتَعِیۡنُ بِھَا    عَلٰی قَضَاءِ حُقُوۡقٍ لِلۡعُلَی قِبَلِیۡ

ترجمہ: مسلسل سفر، وطن سے دوری اور مشقتوں کا سامنا کرنے کی وجہ سے) میں ہاتھ کی کشادگی (سخاوت وفیاضی) چاہتا ہوں جس کے ذریعہ میں حقوق ادا کرنے کے لئے مدد کا خواستگار رہوں تاکہ اپنی کوشش سے بلندیوں کو حاصل کرسکوں۔

(9)

وَالدَّھۡرُ یَعۡکِسُ آمَالِی وَیُقۡنِعُنِیۡ    مِنَ الۡغَنِیۡمَۃِ بَعۡدَ الۡکَدِّ بِالۡقَفَلِ

ترجمہ: اور زمانہ میری امیدوں پر پانی پھیر رہا ہے اور مسلسل محنت کے باوجود غنیمت حاصل کرنے کی بجائے مجھے واپسی پر راضی کر رہا ہے۔

(10)

وذِیۡ شِطَاطٍ کَصَدۡرِ الرُّمۡحِ مُعۡتَقِلٍ    لِمِثۡلِہِ غَیۡرَ ھَیَّابٍ وَلَا وَکِلِ

ترجمہ: اور نیزہ کے اوپری حصہ کی طرح معتدل قامت والے بہت سے افراد جو رکاب اور پنڈلی کے درمیان نیزہ لٹکاتے ہیں نہ ڈرنے والے ہیں اور نہ عاجز

ہیں۔

(11)

حُلوُ الْفُكَاهَةِ مُرُّ الجِدِّ قَدْ مُزِجَتْ　　　بِقَسْوَةِ الْبَأْسِ فِيهِ رِقَّةُ الغَزَلِ

ترجمہ: شیریں مزاح والے کڑوی سنجیدگی والے ہیں، جن کی غزل کی نرمی کو شجاعت کی سختی کے ساتھ ملایا گیا۔

(12)

طَرَدْتُ سَرْحَ الْكَرٰى عَنْ وِرْدِ مُقْلَتِهِ　　　واللَّيْلُ أَغْرٰى سَوَامَ النَّوْمِ بِالْمُقَلِ

ترجمہ: میں نے اونگ کے جانوروں کو اس کی آنکھ تک پہنچنے سے دور رکھا جب کہ رات نے نیند کے مویشیوں کو آنکھوں کا مشتاق بنا دیا تھا۔

(13)

وَالرَّكْبُ مِيلٌ عَلَى الْأَكْوَارِ مِنْ طَرَبٍ　　　صَاحٍ وآخَرَ مِنْ خَمْرِ الْهَوٰى ثَمِلِ

ترجمہ: اور قافلہ کے سوار کجاووں پر جھکے ہوئے ہیں، بعض خوش اور ہوشمند، اور بعض اونگ کی شراب سے مست ہیں۔

(14)

فَقُلْتُ أَدْعُوكَ لِلْجُلّٰى لِتَنْصُرَنِيْ　　　وَأَنْتَ تَخْذُلُنِيْ فِي الْحَادِثِ الْجَلَلِ

ترجمہ: پس میں نے کہا: میں تجھے بڑی مصیبت کے وقت پکارتا ہوں تا کہ تو میری مدد کرے اور تو ہے کہ مجھے معمولی حادثہ میں بے یارو مددگار چھوڑ رہا ہے۔

(15)

تَنَامُ عَنِّيْ وَعَيْنُ النَّجْمِ سَاهِرَةٌ　　　وَتَسْتَحِيْلُ وَصِبْغُ اللَّيْلِ لَمْ يَحُلِ

ترجمہ: (کیا) تو مجھ سے (اعراض کر کے) سو رہا ہے جبکہ ستارہ کی آنکھ بیدار ہے اور تو بدل رہا ہے جبکہ رات کا رنگ نہیں بدلا۔

(16)

فَهَلْ تُعِيْنُ عَلَى غَيٍّ هَمَمْتُ بِهِ　　　وَالْغَيُّ يَزْجُرُ أَحْيَاناً عَنِ الْفَشَلِ

ترجمہ: پس کیا تو گمراہی پر میری مدد کرے گا جس کا میں نے قصد کیا ہے اور گمراہی بسا اوقات ناکامی سے روکتی ہے۔

(17)

اِنِّيْ أُرِيْدُ طُرُوْقَ الْحَيِّ مِنْ إِضَمٍ　　　وَقَدْ حَمَاهُ رُمَاةٌ مِنْ بَنِيْ ثُعَلِ

ترجمہ: بیشک میں اضم پہاڑ کے راستہ سے رات میں قبیلہ تک پہنچنے کا ارادہ رکھتا ہوں حالانکہ بنی ثعل کے تیرانداز اُس (قبیلہ) کی حفاظت کئے ہوئے ہیں۔

(18)

يَحْمُوْنَ بِالْبِيْضِ وَالسُّمْرِ اللِّدَانِ بِهِ　　　سُوْدَ الْغَدَائِرِ حُمْرَ الْحَلْيِ وَالْحُلَلِ

ترجمہ: وہ تلواروں اور نرم نیزوں کے ذریعہ (قبیلہ میں موجود) سیاہ چوٹیوں والی، سرخ زیور اور سرخ لباس والی (خواتین) کی پاسبانی کر رہے ہیں۔

(19)

فَسِرْ بِنَا فِيْ ذِمَامِ اللَّيْلِ مُهْتَدِياً　　　بِنَفْحَةِ الطِّيْبِ تَهْدِيْنَا إِلٰى الْحِلَلِ

ترجمہ: پس تو ہمیں رات کی ضمانت (امان) میں مانوس راستہ سے ہٹ کر کسی رہنما کے بغیر لے چل؛ کیونکہ خوشبو کی مہک گھروں کی طرف ہماری رہنمائی کر

(20)

فَالْحِبُّ حَيْثُ الْعِدٰى وَالْأُسُدُ رَابِضَةٌ حَوْلَ الْكِنَاسِ لَهَا غَابٌ مِنَ الْأَسَلِ

ترجمہ: پس محبوب دشمنوں کے مقام پر (مقیم) ہے جبکہ شیر ہرن کے گھروں کے اطراف بیٹھے ہیں، جن کے پاس نیزہ کی جھاڑی ہے۔

5-5

## اشعار کی تشریح

(۱)

أَصَالَةُ الرَّأْيِ صَانَتْنِيْ عَنِ الْخَطَلِ وَحِلْيَةُ الْفَضْلِ زَانَتْنِيْ لَدَى الْعَطَلِ

شاعر اس شعر میں عمدہ رائے کی اہمیت وافادیت کو ذکر کر رہا ہے، کیونکہ اسی کے ذریعہ انسان ہر طرح کی فکری، قولی وعملی غلطی سے محفوظ رہتا ہے، عمدہ رائے مستقبل کے معاملات میں رہنمائی کرتی ہے اور شرف وفضیلت کا لباس زندگی کے مال ومتاع اور دنیا کی چمک دمک، زیب وزینت سے بے نیاز کر دیتا ہے، چونکہ عمل کے ذریعہ انسان اخلاق اور کئی طرح کی صلاحیتوں کو حاصل کرتا ہے اور اچھے اعمال دیگر صفات کے نہ پائے جانے کی صورت میں بھی زینت عطا کرتے ہیں۔

شعر میں مجاز عقلی ہے کہ شاعر نے صَانَتْ کی اسناد اصالة الرأی کی طرف اور زَانَتْ کی اسناد حِلْيَةُ الفضْلِ کی طرف کی ہے، صَالَ اور زَانَ کے درمیان اور خَطَل و عَطَل کے درمیان جناس غیر تام پایا جا رہا ہے۔ حِلْيَةُ الفضْلِ میں تشبیہ بلیغ ہے، اس میں "حلية" مشبہ بہ ہے اور "فضل" مشبہ ہے اور مشبہ بہ کی اضافت مشبّہ کی جانب ہے، وجہ تشبیہ اور اداۃ تشبیہ محذوف ہے اس لئے یہ تشبیہ بلیغ ہے؛ یہاں وجہ تشبیہ قدر والا ہونا ہے۔

--------------------------

(2)

مَجْدِيْ أَخِيْرًا وَمَجْدِيْ أَوَّلًا شَرَعٌ وَالشَّمْسُ رَأْدَ الضُحٰى كَالشَّمْسِ فِي الطَّفَلِ

میری بزرگی ابتداء وانتہاء دونوں حالتوں میں یکساں ومساوی ہے؛ کیونکہ یہ ایسا وصف ہے جو ہمیشہ بہتر اور عمدہ سمجھا جاتا ہے خواہ وہ ابتداء میں حاصل رہے یا انتہاء میں، انسان کا اس صفت سے متصف ہونا بہر حال عزت واحترام کا باعث ہے، جس طرح سورج طلوع وغروب دونوں وقت سارے عالم پر یکساں اپنی روشنی بکھیرتا ہے۔

اس شعر میں شاعر تشبیہ ضمنی لایا ہے اس طرح کہ شاعر نے جب ابتداء وانتہاء میں بزرگی برابر ہونے کی بات کہی تو سوال پیدا ہوا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو شاعر نے بطور دلیل کہا کہ یہ اسی طرح ہے جس طرح سورج کی روشنی طلوع وغروب کے وقت یکساں ہوتی ہے، شاعر نے مجد اور شمس کے لئے ضمیر لانے کی بجائے اسم ظاہر ذکر کیا تاکہ شعر کا وزن باقی رہے۔ اولًا اور اخیرًا کے درمیان اسی طرح رأد اور طفل کے درمیان طباقِ ایجاب ہے۔

--------------------------

(3)

فِيْمَ الإِقَامَةُ بِالزَّوْرَاءِ لا سَكَنِيْ بِهَا وَلَا نَاقَتِيْ فِيْهَا وَلَا جَمَلِيْ

شہر بغداد میں میرے قیام کا اور وہاں شب وروز بسر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ وہاں نہ میرا گھر ہے اور نہ اونٹنی اور سواری ہے اور انسان کے لئے خوراک اور سواری لازمی وضروری ہے جو زندگی گزارنے اور معاملات کو پورا کرنے میں کارآمد ہے، جب میرے لئے یہ ضروری اشیاء میسر نہیں تو میرا

وہاں سکونت اختیار کرنا فائدہ مند نہیں ہے اوراس صورتحال میں وہاں سے خروج کرنا ہی بہتر ہے، اور یہ اہل دانش کا طریقہ کار ہے کہ جہاں ان کے نفوس راحت محسوس نہیں کرتے وہ وہاں سے نکل کر ایسے مقامات کی طرف رحلت کرتے ہیں جہاں ان کا غم و پریشانی دور ہو اور وہ راحت کی زندگی گزار سکیں۔

شعر میں تجرید ہے کہ شاعر اپنے آپ سے خطاب کر رہا ہے اور ناقة اور جمل کے درمیان طباقِ ایجاب ہے، اس شعر میں ایجازِ حذف ہے کیونکہ شاعر نے جملی کے ساتھ ''فیھا'' کو حذف کیا ہے۔

---

(4)

نَاءٍ عَنِ الْاَھْلِ صِفْرُ الْکَفِّ مُنْفَرِدٌ     کَالسَّیْفِ عُرِّیَ مَتْنَاهُ عَنِ الْخَلَلِ

یہ شعر گزشتہ شعر سے مربوط ہے گویا شاعر کہتا ہے کہ میں بغداد میں کیوں قیام پذیر رہوں جہاں مجھے بنیادی سہولیتیں دستیاب نہیں اور میں اپنے اہل وعیال سے دور ہوں، میری صورتحال یہ ہے کہ میں محتاج ہوں اور لوگوں سے منفرد و تنہا ہوں اس تلوار کی طرح جس کے نقش ونگار والی میان کو اُس سے علحدہ کر دیا گیا ہے تو جس طرح تلوار نقش ونگار کے بغیر بے رونق رہتی ہے اسی طرح انسان اہل وعیال سے دور تنہا رہ کر مطمئن نہیں رہتا۔

اس شعر میں ایجاز حذف ہے کہ شاعر نے ''ناءٍ'' کے مبتدا کو حذف کیا، '' صفر الکف '' (خالی ہاتھ) فقرے سے کنایہ ہے، شاعر نے اس شعر میں اپنے آپ کو تلوار سے تشبیہ دی، یہ تشبیہ مرسل مجمل ہے، وجہ تشبیہ اصل کی عمدگی کے باوجود منظر کا بے رونق ہونا ہے، اس شعر میں تنسیق ہے کیونکہ یہاں عطف کے بغیر مسلسل صفات مذکور ہیں۔

---

(5)

فَلَا صَدِیْقَ إِلَیْهِ مُشْتَکٰی حَزَنِیْ     وَلَا أَنِیْسَ إِلَیْهِ مُنْتَهٰی جَذَلِیْ

بغداد میں میرا کوئی غمخوار وہم نشیں نہیں ہے جسے اپنا حزن وملال، غم ورنجیدگی بیان کروں اور نہ کوئی رفیق وصاحبِ انس ہے جو میری خوشی کو دیکھ کر شاداں وفرحاں ہو اور میری خوشی میں اضافہ کرے جبکہ ایک عقلمند شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ کسی دوست یا رشتہ دار کو اپنی خوشی یا غم بیان کرے اور حکماء کا قول ہے کہ انسان کے لئے بہتر ہے کہ وہ کسی کو اپنا دوست بنائے جو اُسے اس کے عیوب ونقائص پر آگاہ کرے کیونکہ انسان اپنے عیوب نہیں دیکھتا۔

شعر میں ایجاز حذف ہے کہ یہاں دونوں جگہ ''لا'' کا اسم مذکور ہے اور خبر محذوف ہے، حزن اور جذل کے درمیان طباقِ ایجاب ہے۔

---

(6)

طَالَ اغْتِرَابِیْ حَتّٰی حَنَّ رَاحِلَتِیْ     وَرَحْلُهَا وَقَرَى الْعَسَّالَةِ الذُّبُلِ

میرا سفر اور وطن سے دوری طویل ہوگئی (یعنی میں مسلسل سفر کر رہا ہوں) یہاں تک کہ میری سواری، کجاوہ اور نیزے تک سکون وقرار کے مشتاق ہو گئے، سفر اتنا طویل ہو گیا کہ انسان کے علاوہ جانور اور دیگر اشیاء بھی تھک گئیں، اس سفر کی مشقت ودشواری کو محسوس کیں اور کسی پُرسکون جگہ قیام کرنے کے متمنی ہیں؛ کیونکہ سفر ایک قسم کا عذاب ہے اور انسان اپنے مسکن کو پہنچ کر ہی سکون واطمینان محسوس کرتا ہے۔

اس شعر میں راحلة اور رحل کے درمیان جناس غیر تام ہے، حَنَّ میں استعارہ تصریحیة تبعیہ ہے، اس طرح کہ شاعر نے سواری، کجاوہ اور نیزوں کے حرکت کرنے کو حنین (اشتیاق) سے تشبیہ دی، پھر حنین سے حنّ فعل مشتق کیا، مشبہ بہ کو ذکر کیا اور مشبہ کو حذف کیا، اس میں وجہ شبہ بے قراری

-----------------

(7)

وضَجَّ من لَغَبٍ نِضْوِیْ وعجَّ لِمَا    یَلْقَی رِکَابِیْ وَلَجَّ الرَّکْبُ فِیْ عَذَلِیْ

یہ شعر بھی سابقہ شعر سے معنوی طور پر مربوط ہے اس طرح کہ شاعر سفر کی صعوبتوں کو شمار کرر ہا ہے اور دشواریوں کو بیان کرر ہا ہے، سفر اتنا دراز ہو گیا اور مشقتیں اس قدر بڑھ گئیں کہ اونٹنی تھکاوٹ سے چیخنے لگی، اونٹ بے چین ہو گیا، قافلہ کے سوار مجھے ملامت کرنے لگے، مسلسل سفر اور خطروں کے پیش آنے کی وجہ سے مجھے برا بھلا کہنے لگے اور سفر کو روکنے کے لئے سخت مطالبہ کرنے لگے۔

اس شعر میں اور اس سے پہلے والے شعر میں اطناب ہے؛ کیونکہ دونوں اشعار میں ایک ہی بات سفر کی درازی اور تھکن بیان کی گئی، اسی طرح ضجّ اور عجّ میں اطناب ہے، اور ضجّ وعجّ کے درمیان اور رکاب ورکب کے درمیان جناس اشتقاق ہے۔

-----------------

(8)

أُرِیْدُ بَسْطَةَ کَفٍّ أَسْتَعِیْنُ بِهَا    عَلٰی قَضَاءِ حُقُوْقٍ لِلْعُلَی قِبَلِیْ

میں مال کا شدت سے محتاج ہو گیا، اور فراوانی مال اور کثرت دولت وثروت کا طلبگار ہوں تاکہ اس دولت کے ذریعہ اپنے ذمہ حقوق ادا کروں اور اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کروں۔ شاعر فخر کے انداز میں یہ بات کہہ رہا ہے کہ وہ بلند ہمت والا ہے جو دولت وثروت کے طلب میں وطن سے دوری اور سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرے گا اور اپنے حقوق کو ادا کرنے اور خوبیوں کو حاصل کرنے کے لئے محنت کرے گا؛ لیکن فقر وفاقہ اور قرض کے بوجھ کے ساتھ اپنے وطن میں اقامت نہیں کرے گا۔

اس شعر میں ہاتھ کی کشادگی دولت سے کنایہ ہے، "عُلٰی" میں استعارۂ مکنیہ اصلیہ ہے کہ "عُلٰی" کو انسان سے تشبیہ دی گئی، مشبہ کو ذکر کرکے مشبہ بہ کو حذف کیا گیا اور مشبہ بہ کے لازم "حقوق" کو ذکر کیا گیا۔

-----------------

(9)

وَالدَّهْرُ یَعْکِسُ آمَالِي وَیُقْنِعُنِیْ    مِنَ الْغَنِیْمَةِ بَعْدَ الْکَدِّ بِالْقَفَلِ

زمانہ میری امیدوں اور آرزوؤں کے برعکس معاملہ کرر ہا ہے اس طرح کہ میں غنیمت' مال ودولت کے حصول کے لئے سفر کرر ہا ہوں لیکن زمانہ مجھے مقصد میں کامیابی کے بغیر اپنے وطن واپس ہونے پر مجبور کرر ہا ہے اور غنیمت ودولت کی بجائے مجھے وطن کی طرف واپسی پر راضی کرر ہا ہے جبکہ میری غرض دولت وثروت کا حصول ہے جس کی خاطر میں اتنی مشقتوں اور صعوبتوں کو جھیل رہا ہوں اور اپنے ذمہ حقوق ادا کرنے کی خواہش میں دیگر شہروں کی طرف رحلت کرر ہا ہوں۔

اس شعر میں مجاز عقلی ہے اس طرح کہ یعکس اور یقنع کی اسناد "دھر" (زمانہ) کی طرف کی گئی، اس شعر اور اس سے پہلے والے شعر میں جناس غیر تام ہے کہ پہلے میں "قبل" اور دوسرے میں "قفل" مذکور ہے۔

-----------------

(10)

وذِیْ شِطَاطٍ كَصَدْرِ الرُّمحِ مُعْتَقِلٍ        لِمِثْلِهٖ غَيْرَ هيَّابٍ وَلَا وَكِلٍ

میرے ساتھ موجود شخص کے اندر یہ صفات واخلاق پائے جاتے ہیں کہ وہ نیزے کے اوپری حصہ کی طرح معتدل القامت ہے، وہ بزدل نہیں ہے جوخوف کی وجہ سے ڈر جائے اور اپنے معاملات میں عاجز نہیں ہے، یعنی اس کے اندر ایسے اوصاف ہیں جو خَلقی اور خُلقی اعتبار سے فضل وکمال کا سبب ہیں، یہ وہ صفات ہیں جو سفر میں ساتھ رہنے والے دوست کے اندر پائے جانے چاہیئے کہ وہ شجاع و بہادر ہو اور معاملات حل کرنے میں جری ہو، شاعر اپنے سفر کی صعوبتوں کو بیان کرنے کے بعد اب اپنے ساتھی کے اوصاف کو ذکر کر رہا ہے، اور یہ بلغاء کی عادت ہے کہ وہ سامع کی توجہ حاصل کرنے کے لئے ایک فن سے دوسرے فن اور ایک اسلوب سے دوسرے اسلوب کی طرف التفات کرتے ہیں۔

شعر میں ایجاز حذف ہے کہ **ذی شطاط** کے موصوف کو حذف کیا گیا اور صفت کے ذکر پر اکتفا کیا گیا، "**غیر هیاب ولا وکل**" میں مدح بما یشبہ الذم ہے یعنی شاعر ایسی تعریف کرتا ہے جو مذمت کے مشابہ ہے۔

---

(11)

حُلْوُ الْفُكَاهَةِ مُرُّ الجِدِّ قَدْ مُزِجَتْ        بِقَسْوَةِ الْبَأْسِ فِيْهِ رِقَّةُ الغَزَلِ

میرا ساتھی اچھا مذاق کرتا ہے، اپنے مزاح سے تناؤ دور کرتا ہے، بلند اخلاق کا حامل ہے، انتہائی سنجیدگی سے معاملات کرتا ہے اور قوت شجاعت کے ساتھ اُس کے پاس غزل کی نرمی بھی ہے، ان تمام خوبیوں سے متصف ہونے کی وجہ سے اس میں ایسی استعداد اور لیاقت موجود ہے کہ وہ مناسب مقام پر مناسب صفت کا اظہار کرتا ہے اور نرم کلام کے ساتھ مزاح کرتا ہے جس سے نہ کوئی ناراض ہوا اور نہ کسی کو ٹھیس پہنچے اور اچھا مزاح نبی کریم ﷺ سے بھی صادر ہوا جو سچائی پر مشتمل تھا اور اس طرح کی خوش طبعی محمود و پسندیدہ ہے۔

شعر میں تنسیق ہے کیونکہ صفات کو مسلسل عطف کے بغیر ذکر کیا گیا، اس میں مقابلہ ہے کہ **حلو** (میٹھا) کے مقابلہ مرّ (کڑوا)، **فکاھة** (مزاح) کے مقابلہ جدّ (سنجیدگی) اور شدۃ (سختی) کے مقابلہ رقۃ (نرمی) کو ذکر کیا گیا۔

---

(12)

طَرَدْتُ سَرْحَ الْكَرٰى عَنْ وِرْدِ مُقْلَتِهٖ        واللَّيْلُ أَغْرَى سَوَامَ النَّوْمِ بِالْمُقَلِ

میں اپنے ساتھی سے محو گفتگو ہو گیا اور مسلسل اس سے کلام کرتا رہا اور اس بات چیت کے ذریعہ اس کی آنکھوں سے نیند کو زائل کر دیا جب کہ رات میں انسان نیند کا محتاج ہوتا ہے اور رات نیند کو انسان کے آنکھوں کے لئے محبوب بنا دیتی ہے، شاعر یہ ذکر کر رہا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کی راحت کو ختم کر دیا۔

شعر مذکور میں "سَرْح" میں استعارہ تصریحیہ اصلیہ ہے، نیند کے جھونکوں کو "سرح" (چرنے والے جانوروں) سے تشبیہ دی گئی، مشبہ کو حذف کر کے مشبہ بہ کو ذکر کیا گیا، وجہ تشبیہ حالت کی تبدیلی ہے، "لیل" میں استعارہ مکنیہ اصلیہ ہے اس طرح کہ "لیل" (رات) کو "راعی" (چرواہے) سے تشبیہ دی گئی، مشبہ کو ذکر کر کے مشبہ بہ کو حذف کیا گیا اور مشبہ بہ کا لازم "أغرٰی" (برانگیختہ کرنا) ذکر کیا گیا۔

---

(13)

وَالرَّكْبُ مِيْلٌ عَلَى الْأَكْوَارِ مِنْ طَرِبٍ        صَاحٍ وآخَرَ مِنْ خَمْرِ الْهَوٰى ثَمِلِ

میں اپنے ساتھی کے ساتھ بات چیت کرر ہا تھا اور قافلہ کے دوسرے سوار کجاووں میں نیند سے بیدار ہو چکے تھے اور بعض آغوش نیند میں سفر کرر ہے تھے جس میں بعض ساتھی آرام کے بعد نیند سے بیدار ہو چکے تھے اور بعض گہری نیند میں مست تھے، شاعر نے اس شعر میں علم بدیع کی ایک قسم ''جمع مع تقسیم'' کو استعمال کیا ہے؛ کیونکہ اس نے کجاوہ پر جھکنے اور ادھر اُدھر مائل ہونے والوں کو ایک ساتھ ذکر کیا پھر اُنہیں تقسیم کیا کہ بعض تھکاوٹ کی وجہ سے اور بعض اونگ کی وجہہ سے مائل ہور ہے ہیں۔

شعر میں ایجاز حذف ہے کیونکہ شاعر نے ''**طرب**'' اور ''**اخر**'' کے موصوف کو حذف کیا، ''**خمر الکرىٰ**'' میں تشبیہ بلیغ ہے، **خمر** (شراب) مشبہ بہ ہے اور '' **کرىٰ** '' (نیند) مشبہ ہے، وجہ تشبیہ مستی اور بے حسی ہے۔

---

(14)

**فَقُلْتُ أَدْعُوكَ لِلْجُلّٰى لِتَنصُرَنِى وَأَنتَ تَخْذُلُنِى فِى الْحَادِثِ الْجَلَلِ**

تو میں نے کہا: میں تجھ کو بلاتا ہوں اور بڑے معاملہ میں مدد طلب کرتے ہوئے تجھے پکارتا ہوں تا کہ تو میری مدد کرے اور میرے لئے آسانی وسہولت کا باعث بنے، لیکن تو حقیر معاملہ میں مجھے بغیر مدد کے چھوڑ رہا ہے جبکہ شریف لوگوں کی عادت یہ ہے کہ ان سے جب نوازش کی امید کی جاتی ہے تو وہ نواز دیتے ہیں اور حاجت میں ان سے مدد طلب کی جائے تو مدد کرتے ہیں اور حاجت پوری کرتے ہیں۔

شعر میں مقابلہ ہے اس طرح کہ شاعر نے '' **جُلّٰی** '' (بڑا کام) کے مقابلہ ''**جلل**'' (حقیر کام) اور **تنصر** (مدد کرنے) کے مقابلہ **تخذل** (بے مدد چھوڑنے) کو ذکر کیا، **جُلّٰی** اور **جلل** کے درمیان جناسِ اشتقاق بھی ہے۔

---

(15)

**تَنَامُ عَنِّى وَعَيْنُ النَّجْمِ سَاهِرَةٌ وَتَسْتَحِيلُ وَصِبْغُ اللَّيْلِ لَمْ يَحُلِ**

کیا تو نیند میں مست ہے اور مجھ سے غافل ہے اور مجھے تنہا چھوڑ دیا ہے کہ میں سوچ وفکر میں منہمک رہوں اس حال میں کہ دن طلوع نہ ہونے کی وجہ سے ستاروں کی روشنی باقی ہے اور تو مجھے اکیلا چھوڑ کر متغیر ہور ہا ہے جبکہ رات کی تاریکی باقی ہے اور رات متغیر نہیں ہوئی۔ شاعر اپنے ساتھی کو ڈرار ہا ہے اور رات کی درازی کی شکایت کرر ہا ہے کہ رات بہت لمبی ہے اور اس کی تاریکی ختم نہیں ہوئی ہے۔

**عین النجم** اور **صبغ اللیل** میں تشبیہ بلیغ ہے، ان دونوں میں مشبہ بہ کی اضافت مشبہ کی طرف ہے یعنی عین اور صبغ مشبہ بہ ہے، نجم اور لیل مشبہ ہے، حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ محذوف ہے، **عین النجم** میں وجہ تشبیہ فائدہ مند ہونا ہے اور **صبغ اللیل** میں وجہ تشبیہ تغیر ہے۔ اس شعر میں اطناب ہے کیونکہ پہلے مصرع میں شاعر نے جو بات کہی دوسرے میں بھی وہی بات کہی ہے۔ ''**تنام**'' اور ''**ساھرۃ**'' کے درمیان طباق ایجاب ہے، **تستحیل** اور **لم یحل** میں طباق سلب اور جناس اشتقاق ہے اور **نجم** و**لیل** میں مراعاۃ النظیر ہے۔

---

(16)

**فَهَلْ تُعِينُ عَلَى غَيٍّ هَمَمْتُ بِهِ وَالْغَيُّ يَزْجُرُ أَحْيَاناً عَنِ الْفَشَلِ**

جو کچھ تجھ سے غفلت وکوتاہی ہوئی میں اس کو معاف کر دیا ہوں اس طرح سے کہ تو سو کر میرے معاملہ سے بے خبر رہا اور مجھے تنہا چھوڑ دیا کہ میں تمام

وقت انسان کی مدح وستائش کی جاتی ہے جبکہ گمراہی اس شخص کو بزدلی اور بری عادات سے روکتی ہے۔

شعر میں استعارہ مکنیہ اصلیہ ہے اس طرح کہ "غـیّ" (گمراہی) کو انسان سے تشبیہ دی گئی، مشبہ بہ کو حذف کر کے مشبہ کو ذکر کیا گیا اور مشبہ بہ کا لازم "یزجر" ہے اور تُعِینُ اور یَزْجُرُ کے درمیان طباق ایجاب ہے۔

(17)

اِنِّی أُرِیْدُ طُرُوْقَ الْحَیِّ مِنْ إِضَمٍ　　　وَقَدْ حَمَاهُ رُمَاةٌ مِنْ بَنِیْ ثُعَلِ

شاعر اپنے دوست سے کہہ رہا ہے کہ میں نے جس گمراہی میں تجھ سے مدد کا مطالبہ کیا وہ یہ ہے کہ میں اضم پہاڑ کے راستہ سے مشہور قبیلہ میں رات کے وقت جانے کا قصد وارادہ کیا اس حال میں کہ بنوثعل کے تیر اندازوں نے اس قبیلہ کی حفاظت وصیانت کی ہے، تو کیا تو وہاں پہنچنے میں میری مدد کرے گا؟

شعر میں تفسیر ہے، اِنی أرید سے شاعر "غیّ" (گمراہی) کی تفسیر کر رہا ہے، رماہ اور رماۃ میں جناس اشتقاق ہے۔

-------------------

(18)

یَحْمُوْنَ بِالْبِیْضِ وَالسُّمْرِ اللَّدَانِ بِهِ　　　سُوْدَ الْغَدَائِرِ حُمْرَ الْحَلْیِ وَالْحُلَلِ

یہ تیر انداز قبیلہ میں سفید تلوار اور نرم نیزوں کے ذریعہ کالی چوٹیوں والی اور سرخ لباس وزیور والی عورتوں کی حفاظت کرتے ہیں اور کسی بھی مرد کو وہاں پہنچنے سے روکتے ہیں، ان عورتوں کو کالی چوٹیوں اور سرخ لباس اور زیور کے وصف کے ساتھ ذکر کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ حسن وجمال میں بہت زیادہ ہیں اسی طرح سرخ زیور اور لباس کے ذکر کرنے میں ان قبیلہ والوں کی دولت وثروت میں اضافہ کی طرف اشارہ ہے۔

شعر میں ایجاز حذف ہے اس طرح کہ "بیض" "سمر" اور "سود" کے موصوف کو حذف کیا گیا، اس میں تدبیج ہے یعنی مختلف رنگوں کو بتانے والے الفاظ ذکر کئے گئے، بیض (سفید) سمر (گندمی) سود (سیاہ) اس شعر میں مراعاۃ النظیر ہے یعنی غدائر ، حلی اور حلل میں، حلی اور حلل میں جناس غیر تام ہے۔

-------------------

(19)

فَسِرْ بِنَا فِیْ ذِمَامِ اللَّیْلِ مُهْتَدِیاً　　　بِنَفْحَةِ الطِّیْبِ تَهْدِیْنَا إِلٰی الْحِلَلِ

جب شاعر نے اپنے ساتھی سے مدد کی امید کی تو اس سے کہا کہ تو ہمیں رات کی ضمانت میں اس قبیلہ کی طرف لے چل اور مشہور عام راستہ کے علاوہ دوسرا راستہ اختیار کر، کسی رہنما کو اپنے ساتھ مت لے اور راستہ بھٹکنے کا خوف مت رکھ کیونکہ ان قبیلہ والوں کی مہک اور ان کی خوشبو انکے محلّہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے، خوشبو اور مہک کا ذکر قبیلہ کے مالدار ہونے کی جانب اشارہ ہے، شعراء کی عادت ہے کہ وہ محبوب کے مقام اور ان کے پڑوس والی اشیاء کا ذکر کرتے اور اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ وہ مقام خوشبو سے معطر ومعنبر ہے۔

شعر میں استعارہ تصریحیہ اصلیہ ہے اس طرح کہ شاعر نے رات کی تاریکی کو "ذمـام" (کفالت وضمانت) سے تشبیہ دی اور مشبہ کو حذف کر کے مشبہ بہ کو ذکر کیا، وجہ تشبیہ حفاظت ہے "تهدی" کی اسناد "نـفحة" کی جانب کرنا مجاز عقلی ہے، اس شعر میں مذکور "حِـلل" اور ماقبل شعر میں مذکور "حُـلل" کے درمیان جناس غیر تام ہے، اس میں "حسن تعلیل" ہے کیونکہ شاعر راستہ بھٹکنے سے انکار کی وجہ راستہ سے واقفیت کی بجائے قبیلہ والوں کی خوشبو قرار دیتا ہے۔

(20)

فَالْحِبُّ حَيْثُ الْعِدىٰ وَالْأُسْدُ رَابِضَةٌ          حَوْلَ الْكِنَاسِ لَهَا غَابٌ مِنَ الْأَسَلِ

میرا محبوب ایسے مقام پر ہے جہاں دشمن ہے اور چغلخور اور نگران کار ہیں اور شیر کی طرح بہادر قبیلہ کے آدمی اس کے گھر کے اطراف و اکناف پہرہ دے رہے ہیں جن کے ساتھ کثیر تعداد میں لمبے نیزے ہیں اور ان کی نگاہیں تیز ہیں کہ جو بھی ان قبیلہ والوں کے قریب ہوتا ہے وہ اس پر حملہ کرتے ہیں، شاعر اس بات کو ذکر کر رہا ہے کہ اس کا محبوب محفوظ ہے اور اس کے اطراف سخت پہرہ ہے، ان سے وہی شخص نجات پا سکتا ہے جو بہت بہادر ہے اور اپنے آپ کو خطروں میں ڈالنے کے لئے تیار ہے۔

شعر میں استعارہ تصریحیہ اصلیہ ہے، قبیلہ والوں کو اُسْد (شیروں) سے تشبیہ دی گئی اور مشبہ بہ کو ذکر کر کے مشبہ کو حذف کیا گیا، وجہ تشبیہ دلیری ہے، کناس میں استعارہ مکنیہ اصلیہ ہے اس طرح کہ محبوب کو ہرن سے تشبیہ دی گئی مشبہ بہ کو حذف کیا گیا اور اس کا لازم "کناس" (ہرن کا گھر) ذکر کیا گیا، وجہ تشبیہ حسن و جمال ہے، "حب" اور "عِدا" کے درمیان طباقِ ایجاب ہے اور کناس وغاب میں مراعاۃ النظیر ہے۔

-------------

5-6

## طغرائی۔حیات و شاعری

طغرائی عمید مؤید الدین فخر الکُتّاب ابو اسماعیل حسین بن علی بن محمد بن عبد الصمد ہے، طغرائی نسبت سے مشہور ہے، اُصبھان میں پیدا ہوئے، ابن خلکان کہتے ہیں کہ طغرائی بہت فضل والے، نرم طبیعت والے تھے، صنعت، نظم و نثر میں اپنے معاصرین پر فوقیت رکھتے تھے۔ طغرائی 455ھ میں اصفہان میں پیدا ہوئے اور 515ھ میں قتل کر دیئے گئے۔

طغرائی ایک ایسے عربی الاصل خاندان سے تعلق رکھتے تھے جن کے آباء و اجداد میں اُبوالأسود الدؤلی ہے، شعر و نثر میں اُنہیں بڑا کمال حاصل تھا، مختلف موضوعات میں اشعار و قصائد لکھے اور اپنے زمانہ کے طبقۂ اولی کے شعراء میں شمار کئے گئے۔

طغرائی کا ایک شعری دیوان ہے اور ان کے بہترین اشعار میں قصیدہ "لامیۃ العجم"، مشہور ہے جسے اُنہوں نے 505ھ شہر بغداد میں لکھا اور اس میں اپنے احوال کو بیان کیا اور زمانہ سے شکوہ کیا۔

عماد الکاتب نے دولت سلجوقیہ کی تاریخ پر محیط اپنی کتاب "نضرۃ الفترۃ وزھرۃ القطرۃ" میں اُن کا ذکر کیا کہ طغرائی سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کی جانب سے موصل میں وزیر مقرر تھے، وہ کیمیاء کے رموز کو حل کرنے میں ید طولی رکھتے تھے اور اُنہیں اس علم میں سبقت حاصل ہے، اور اس علم میں اُن کی کئی تصانیف ہیں، اُن کے اس قصیدۂ لامیہ کو "لامیۃ العجم" اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ حکم اور امثال میں "لامیۃ العرب" سے مشابہت رکھتا ہے۔

طغرائی علم کیمیاء کے کبار علماء میں بھی شمار کئے جاتے ہیں، اس علم میں جدید انکشافات کی بناء پر اُن کے نظریات کو اس وقت بڑی اہمیت دی جاتی۔

طغرائی اپنے علمی مقام کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

**اما العلوم فقد ظفرت ببغيتي          منها فما أحتاج أن أتعلما**

میں نے علوم کے مقصود کو پا لیا ہے تو مجھے سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

**وعرفت اسرار الخليقة كلها          علما أنار لي البهيم المظلما**

اور میں تمام مخلوقات کے اسرار اس طرح جان چکا ہوں کہ علم نے میرے لئے گھنگور تاریکی کو اور روشن کر دیا ہے۔

شیرینی ہے۔

--------------------

5-7

## تمرینات

۱۔مناسب مصرعے کے ذریعہ مندرجہ ذیل اشعار مکمل کیجئے۔

اصالة الرأى صانتنى عن الخطل ......................

فيم الاقامة بالزوراء لاسكنى ......................

ناء عن الاهل صفر الكف منفرد ......................

فلاصديق اليه مشتكى حزنى ......................

۲۔درج ذیل اشعار کا با محاورہ ترجمہ کیجئے۔

وضج من لغب نضوى وعج لما    يلقى ركابى ولج الركب فى عذلى

اريد بسطة كف استعين بها    على قضاء حقوق للعلى قبلى

والدهر يعكس آمالى ويقنعنى    من الغنيمة بعد الكد بالقفل

حلو الفكاهة مر الجد قد مزجت    بشدة البأس منه رقة الغزل

طردت سرح الكرى عن ورد مقلته    والليل اغرى سوام النوم بالمقل

۳۔درج ذیل اشعار پر درست اعراب لگائیے۔

مجدى اخيرا ومجدى اولا شرع    والشمس راد الضحى كالشمس فى الطفل

طال اغترابى حتى حن راحلتى    ورحلها وقرى العسالة الذبل

وذى شطاط كصدر الرمح معتقل    لمثله غير هياب ولا وكل

والركب ميل على الاكوار من طرب    صاح واخر من خمر الهوى ثمل

فالحب حيث العدى والاسد رابضة    حول الكناس لها غاب من الاسل

۴۔ان اشعار میں کونسا عنصر بلاغی ہے؟ بیان کیجئے۔

يحمون بالبيض والسمر اللدان به    سود الغدائر حمر الحلى والحلل

فسر بنا فى ذمام الليل مهتديا    بنفحة الطيب تهدينا الى الحلل

۵۔مندرجہ ذیل الفاظ کے معنیٰ بیان کیجئے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الخطل | شرع | العطل | الطفل | عرّى |
| العسالة | الذبل | لغب | عج | لج |
| معتقل | سوام | نفحة | الحلل | يحمون |

الغدائر جذل ناء نضو مقلة

-----------

5-8

**خلاصہ**

لامیۃ العجم ایک مشہور قصیدہ ہے جسے حسین بن علی طغرائی نے شہر بغداد میں لکھا۔ یہ قصیدۃ لامیۃ العرب سے حکم وامثال میں برابری رکھتا ہے اور احوال کے بیان میں اس سے مماثلت رکھتا ہے، شاعر نے اس میں اچھی حالت کی خواہش اور بہترین اخلاق سے متصف ہونے کا ذکر کیا اور حسن معاملت اختیار کرنے کی خواہش ظاہر کی کہ معاشرہ میں عزت وفضیلت انسانیت اور اخلاق سے حاصل ہوتی ہے مال ونسب سے نہیں۔

شاعر نے جب یہ قصیدہ لکھا اس وقت وہ مالی تنگی ومعاشی عسرت سے گزر رہا تھا تو اُس نے اس قصیدہ میں اپنی زندگی کے تجربات کا خلاصہ پیش کیا، اس طرح کہ اس سے پہلے اس نے مختلف اعمال اختیار کئے، وزارت ومناصب عالیہ پر متمکن ہوا اور فریب ودھوکہ دہی اور مسلسل مخالفتوں سے دوچار رہا، اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ قصیدہ شاعر کی ذات کے اردگرد گھومتا ہے، شاعر نے اس قصیدہ میں اعلی خواہشات اور رنج وغم، تکلیف والم کو بیان کیا اور زمانہ والوں سے انصاف کا مطالبہ کیا۔

طغرائی نے قصیدہ کی ابتداء میں اپنے متعلق اور زمانہ کے بارے میں ذکر کیا، اس کے بعد غزل پھر حکمتوں کو بیان کیا جن میں سے بعض مثالوں کے طور پر استعمال کی جانے لگیں۔

قصیدہ میں غزل کی صنف کو اس طور پر استعمال کیا جس طرح سابقہ شعراء اپنے قصائد میں استعمال کرتے، شاعر نے تقلید کا راستہ اختیار کیا تا کہ اپنے قصیدہ کو بام عروج تک پہنچائے اور اس میں وہ ندرت اور جزالت پیدا کرے۔

شاعر نے شکایت کرتے ہوئے اہل زمانہ کے بارے میں کہا کہ میں اپنے مقام سے دور رہ کر اجنبیت اور غربت محسوس کر رہا ہوں اور فقر وفاقہ سے دوچار ہوں اور اپنے اوپر ذمہ داریاں اور حقوق بھی رکھتا ہوں جنہیں ادا کرنا مجھ پر لازم ہے، اور اسی کے سلسلہ میں مال کا طلبگار رہوں جسے حاصل کرنے کے لئے میں نے مسلسل سفر اختیار کیا اور انتہائی محنت ومشقت سے مختلف شہروں کا قصد وارادہ کیا تا کہ کچھ مال حاصل کروں اور واجب حقوق ادا کروں۔

اس قصیدہ میں شاعر نے کئی حکمت ودانائی کی باتیں بتلائیں جو شاعر کو کثرت مطالعہ، اسفار کا تسلسل اور ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئیں کہ آدمی زندگی میں دوسروں پر بوجھ بن کر نہ رہے بلکہ خود دار ہو کر زندگی کے مراحل طے کرے اور اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے محنت ومشقت کرے اسی بناء پر اس قصیدہ کو شاعر کے زمانہ اور لوگوں کے احوال پر تنقید کرنے والا قصیدہ بھی کہا گیا۔

طغرائی نے اپنے اس لامیہ میں ایک انوکھا اسلوب اختیار کیا جس میں بلاغت وبدیع کی خصوصیات پائی جاتی ہیں، اسلوب دلکش، غرابت سے دور اور تکلف سے پاک ہے، تشبیہ واستعارہ کو استعمال کیا، ادب عربی کے ماہرین نے اس قصیدہ کو بہت اہمیت دی، اور اس کا معارضہ کیا اور اس قصیدہ کی تشطیر وتخمیس کی، اور اس کی بہت شروح لکھیں، اس قصیدہ کی لغوی وادبی شرح بھی کئی گئی ہے جو کہ عربی اور ترکی زبان میں ہے۔

----------

5-9

**نمونے کے امتحانی سوالات**

ا۔ قصیدہ لامیۃ العجم کا خلاصہ لکھئے۔

۲۔ابتدائی پانچ اشعار کی تشریح کیجئے۔

۳۔طغرائی کی شعری خصوصیات پر جامع نوٹ لکھئے۔

۴۔طغرائی کے دوعمدہ اشعار تحریر کیجئے،اعراب لگایئے اوراس کا ترجمہ کیجئے۔

۵۔آخری پانچ اشعار کی جامع تشریح کیجئے۔

5-10

## فرہنگ

(۱)

أَصَالَةُ : اَصُلَ يَأصُلُ أَصَالَةً(ک) جڑوالا ہونا، جڑ پکڑنا۔رأيُهُ : عمدہ ہونا

رَأيٌ : (ج) اٰرَاءٌ وَ اَرْاٰء رائے،اعتقاد

صَانَتْنِيُ : صَانَ يَصُوْنُ صَوْنًا وَصِيَانَةً(ن) : حفاظت کرنا

اَلْخَطَلُ : خَطِلَ يَخْطَلُ خَطَلًا (س)وَأَخْطَلَ فِي كَلَامِهٖ :بہت بولنااورفحش بولنا۔فِي منطقه أورأيه :غلطی کرنا

حِلْيَةٌ : (ج)حِلىً وَحُلىً زیور،زینت۔(حلية الفضل شرف وفضیلت کالباس)

فَضْلٌ : (ج)فُضُوْلٌ : احسان،زیادتی،بقیہ۔

زَانَتْنِي : زَانَ يَزِيْنُ زَيْنًا(ض) الشيء : خوبصورت بنانا،آراستہ کرنا،زینت دینا

اَلْعَطَلُ: عَطِلَت المرأةُ : (س)(ن)عَطَلًا وعُطُوْلًا : عورت کا بے زیور ہونا

---------------

(۲)

مَجْدِيُ :مَجْدٌ (ج) اَمْجَادٌ عزت وبلندی،شرافت وبزرگی،بلندزمین

شَرَعٌ : شَرَعَ يَشْرَعُ شَرْعًا للقوم قانون بنانا،شریعت جاری کرنا

اَلشَّرْعُ وَالشَّرَعُ : مثل،برابر،کہاجاتاہے(الناس فی هذا شرع واحد)

رَأْدَ : رَأْدٌ وَرَائِدُالضُّحى ،آفتاب چڑھنے اورروشنی پھیلنے کاوقت یعنی چاشت کاوقت

الطَّفَلُ: طَفَلَ يَطْفُلُ طُفُوْلًا(ن) رات کاوقت ہونا۔طفلت الشمس آفتاب کاغروب کےقریب ہونا

الطَّفَلُ : بچپن کی حالت،تاریکی۔طَفَلَ الْغَدَاةُ :طلوع آفتاب کے کچھ بعد،طَفَلَ العشی :غروب آفتاب سےقبل

---------

(۳)

اَلْاِقَامَةُ :اَقَامَ يُقِيْمُ اِقَامَةً(باب افعال) بالمكان وطن بنالینا،اقامت کرنا،قیام پذیرہونا

سَكَنِيُ : سَكَنَ يَسْكُنُ سَكَنًا وسُكْنٰى(ن) الدار وفی الدار اقامت کرنا،رہنا۔سَكَنٌ (ج)اَسْكَانٌ مسکن،گھر

نَاقَتِيُ : نَاقَةٌ (ج)نُوْقٌ وَاَيْنُقُ وَنِيَاقٌ اونٹنی

جَمَلِیْ : جَمَلٌ (ج)جِمَالٌ و اَجْمَال اونٹ

الزَّوْرَاءُ : گہرا کنواں،شہر بغداد،دجلۂ بغداد

-----------

(۴)

نَاءٍ : نَئٰی یَنْئٰی نَأْیًا فلانا وعن فلان دور ہونا صفت نَاءٍ

صِفْرٌ : صَفِرَ یَصْفَرُ صَفَرًا و صُفُوْرًا(س) الاناء برتن کا خالی ہونا،صفت صِفْرٌ۔صِفْرُ الْکَفِّ خالی ہاتھ

الْکَفُّ : کَفٌّ (ج) اَکُفٌّ و کُفُوْفٌ ہاتھ یا ہتھیلی انگلیوں سمیت (مؤنث سماعی)

مُنْفَرِدٌ : تَفَرَّدَ و اِنْفَرَدَ و اِسْتَفْرَدَ بالأمر تنہا ہونا،تنہا کام کرنا

عُرِّیَ : (مجہول۔علحدہ کیا جانا)عَرَّی یُعَرِّی تَعْرِیَةً (باب تفعیل)من الامر علحدہ کرنا

مَتْنَاهُ : مَتْنٌ (ج) مِتَانٌ و مُتُوْنٌ پیٹھ،ہر چیز کا ظاہری حصہ،راستہ کا وسط۔مَتْنَا الظَّهْرِ : پیٹھ کے دونوں طرف کے پہلو

اَلْخِلَلِ: خِلَّةٌ(ج) خِلَلٌ و خِلَالٌ : دوستی،تلوار کی میان جس پر چمڑا منڈھا ہوا ہو۔خِلَّةُ السَّیْفِ تلوار کا نقش

-----------

(۵)

مُشْتَکٰی : اِشْتَکٰی یَشْتَکِیْ اِشْتِکَاءً ا (باب افتعال)الیه شکایت کرنا،داستان سنانا،مُشْتَکٰی جس سے شکایت کی جائے۔

حَزَنِیْ : حَزِنَ یَحْزَنُ حَزَنًا(س) له وعلیه غمگین ہونا۔اَلْحُزْنُ وَالْحَزَنُ (ج)اَحْزَانٌ غم

اَنِس : اَنِسَ یَاْنَسُ (س ، ک ، ض) أنسًا به و الیه محبت کرنا،سکون قلب پانا

جَذَلِیْ : جَذِلَ یَجْذَلُ جَذَلًا(س) خوش ہونا

-----------

(۶)

طَالَ : طَالَ یَطُوْلُ طُوْلًا (ن) لمبا ہونا،طویل ہونا

اِغْتِرَابِیْ : اِغْتَرَبَ یَغْتَرِبُ اِغْتِرَابًا(باب افتعال) وطن سے علحدہ ہونا،سفر کرنا

حَنَّ : حَنَّ یَحِنُّ حَنِیْنًا(ض) خوشی یا غم سے آواز نکالنا،مشتاق ہونا

رَاحِلَتِیْ : رَاحِلَةٌ (ج) رَوَاحِلُ سواری کے لائق اونٹ

رَحْلُهَا : رَحْلٌ (ج) رِحَالٌ و اَرْحُل کجاوہ،منزل،سامانِ سفر

قَرٰی : قَرٰی یَقْرِی قَرْیًا(ض) البلاد تلاش کرنا،چکر لگانا۔

اَلْقَرٰی : پیٹھ،اوپری حصہ

اَلْعَسَّالَةُ : عَسَّالٌ بہت حرکت کرنے والا،مراد نیزہ

اَلذُّبُل : ذَبَلَ یَذْبُلُ (ن،ک)ذُبُوْلًا و ذَبْلًا النبات نباتات کا مردہ ہونا،مرجھانا۔ذَابِلٌ (ج) ذُبَّلٌ و ذُبُل باریک،دبلا،ہلکا

(۷)

ضَجَّ :ضَجَّ یَضِجُّ ضَجًّا و ضَجِیْجًا و ضَجَاجًا(ض) چیخنا،شور مچانا

لَغَبِ: لَغِبَ یَلْغَبُ لَغَبًا (ن ،ف،ک) لَغْبًا و لُغُوْبًا بہت تھکنا

نَضْوِیْ: نِضْوٌ (ج) أَنْضَاءُ دبلا جانور، دبلا اونٹ

عَجَّ : عَجَّ یَعِجُّ (ن،ض)عَجًّا و عَجِیْجًا چلانا،آواز بلند کرنا

رِکَابِیْ: رِکَابٌ (ج) رُکُبٌ زین کا وہ لٹکا ہوا حلقہ جس میں سوار اپنا پیر ڈالتا ہے،رکاب

رَکْبٌ (ج)اَرْکُب اونٹ یا گھوڑوں کے سوار( یہ اسم جمع ہے اور بقول بعض جمع )

لَجَّ : لَجَّ یَلَجُّ (س،ض) لَجَجًا و لَجَاجًا و لَجَاجَةً فی الامر لازم ہونا اور باز رہنے سے انکار کرنا

...... فی المسألة: اصرار کرنا اور جلدی فیصلہ کرنے کی خواہش کرنا

عَذَلِیْ : عَذَلَ یَعْذِلُ (ن،ض) عَذْلًا ملامت کرنا

---------------

(۸)

بَسْطَةً :بَسَطَ یَبْسُطُ بَسْطًا الثوب پھیلانا

الْبَسْطَةُ: وسعت،دسترس،کمال

أَسْتَعِیْنُ : اسْتَعَانَ یَسْتَعِیْنُ اسْتِعَانَةً(باب استفعال) فلانًا و بفلانٍ مدد طلب کرنا

قَضَاءِ : قَضَی یَقْضِیْ قَضَاءً(ض) حَاجَتَهٗ حاجت پوری کرنا اور فارغ ہونا،قضی حقهٗ حق ادا کرنا

حُقُوْقٌ : حَقٌّ (ج) حُقُوْقٌ سچائی،انصاف،ثابت شدہ حصہ،مال اور ملک

لِلْعُلٰی: الْعَلَا و الْعُلٰی بلندی،شرافت،اچھی عادت

------------

(۹)

اَلدَّهْرُ : دَهْرٌ (ج) أَدْهُر و دُهُوْرٌ زمانہ طویل،لمبی مدت

یَعْکِسُ : عَکَسَ یَعْکِسُ عَکْسًا(ض) عن الامر پھیر دینا،ہٹا دینا

اٰمَالِیْ : اَلْاَمَلُ و اَلْاَمُلُ (ج) اٰمَالٌ امید

یُقْنِعُنِیْ : اَقْنَعَ یُقْنِعُ اِقْنَاعًا (باب افعال) راضی کرنا

اَلْغَنِیْمَةُ : غَنِیْمَةٌ (ج) غَنَائِمُ مال جو جنگ میں حاصل ہو، پاک کمائی

اَلْکَدُّ : کَدَّ یَکُدُّ کَدًّا (ن) کام میں محنت کرنا،روزی طلب کرنا۔(الرجلَ) تھکانا

اَلْقَفَلُ : قَفَلَ یَقْفُلُ (ن ، ض)قَفْلًا و قُفُوْلًا سفر سے لوٹنا،واپس ہونا

--------------

شِطَاطٌ: شَطَّ يَشِطُّ شَطَطًا (ض) زیادتی کرنا،حق سے دور ہوجانا

اَلشِّطَاطُ و الشَّطَاطُ : دوری،قدوقامت کی خوبصورتی اوراعتدال

صَدْرٌ : صَدْرٌ(ج) صُدُوْرٌ ہرچیز کا ابتدائی حصہ،رئیس،سینہ

الرُّمْحُ : رُمْحٌ (ج)رِمَاحٌ و اَرْمَاحُ نیزہ

مُعْتَقِلٌ : اعْتَقَلَ يَعْتَقِلُ اعْتِقَالً(باب افتعال)ا الرمح نیزہ کو رکاب اور پنڈلی کے درمیان رکھنا،روکنا،ٹانگ میں ٹانگ لگا کر پچھاڑنا

هَيَّاب: هَابَ يَهَابُ هَيْبًا و هَيْبَةً و مَهَابَةً خوف کرنا،بچنا،چوکنا رہنا

وَكِل: وَكَلَ يَكِلُ وَكْلًا ووُكُوْلًا اليه الامر سپرد کرنا،کسی پر بھروسہ کرکے کام چھوڑ دینا۔اَلْوَكِلُ : غبی،بزدل،عاجز

(۱۱)

حُلْوٌ: حَلَا يَحْلُوُ ،حَلُوَ يَحْلُو ، حَلِيَ يَحْلَى(ن،ک،س)حَلَاوَةً وحُلْوَانًا میٹھا ہونا،لذیذ ہونا

اَلْحُلْوُ : (صفت مشبہ )میٹھا،لذیذ،خوشگوار،خوبصورت

اَلْفُكَاهَةُ: فُكَاهَةٌ (ج)فُكَاهَاتٌ خوش طبعی،مذاق

مُرٌّ: مَرَّ يَمَرُّ (س،ن) مَرَارَةً کڑوا ہونا۔مُرٌّ (ج)اَمْرَارٌ کڑوا،ایک قسم کی دوا جوایک درخت سے نکل کر جم جاتی ہے

الجِدُّ: جَدَّ يَجِدُّ (ض،ن) جِدًّا کوشش کرنا۔اَلْجِدُّ کوشش،سنجیدگی،جلدی

مُزِجَتْ: مَزَجَ يَمْزُجُ مَزْجًا و مِزَاجًا(ن) الشرابَ بالماء پانی ملانا

اَلْبَأْسُ: بَأْسٌ (ج)أَبْؤُسُ بہادری،قوت،خوف،عذاب

رِقَّةٌ: رَقَّ يرِقُّ رِقَّةً پتلا ہونا۔(لہ)رحم کرنا

اَلْغَزِلُ: غَزِلَ يَغْزَلُ غَزَلًا(س) بالنساء عورتوں سے باتیں کرنا،عشقبازی کرنا

---------

(۱۲)

طَرَدتُّ : طَرَدَ يَطْرُدُ طَرْدًا وطَرَدًا(ن) دور کرنا،علحدہ کرنا،دھتکارنا

سَرْحَ : سَرَحَ يَسْرَحُ سَرْحًا و سُرُوْحًا(ف) المواشي جانوروں کا چرنے کے لئے جانا۔

سَرْحٌ (ج) سَارِحٌ کا اسم جمع جانور

اَلْكَرَى: كَرِيَ يَكْرَى كَرًى(س) الرجل اونگھنا،اَلْكَرٰى اونگھ

وِرْدٌ : وَرَدَ يَرِدُ وُرُوْدًا(ض) الماء پانی پر آنا،متوجہ ہونا

مُقْلَتِهِ: مَقَلَ يَمْقُلُ مَقْلًا(ن) دیکھنا۔مُقْلَةٌ (ج) مُقَلٌ آنکھ کا ڈھیلا،آنکھ

اَغْرَى: اَغْرَى يُغْرِى اِغْرَاءً(باب افعال) الرجل بكذا برانگیختہ کرنا

اَغْرَى العداوة بينهم دشمنی ڈالنا اور فساد پیدا کرنا

سَوَام : السَّائِمَةُ (ج) سَوَائِمُ چرنے والا اونٹ،جانور سَوَامٌ سَائِمَةٌ کا اسم جمع۔

(۱۳)

**اَلْمِیْلُ: مَالَ یَمِیْلُ مَیْلًا ومَیَلَانًا وتَمْیَالًا**(ض) **الی المکان** لوٹنا(**الی الشیء او الشخص** )رغبت کرنا،محبت کرنا۔**مَالَ عَلٰی** جھکنا،**مَیْلٌ اَمْیَلُ** کی جمع

**اَلْاَکْوَارُ : کُوْرٌ** (ج) **اَکْوَارٌ** اونٹ کا کجاوہ

**طَرِبَ:طَرِبَ یَطْرَبُ طَرَبًا** (س) خوشی یا غم سے جھومنا(صفت:**طَرِبٌ**)

**صَاحٍ :صَحَا یَصْحُوْا صَحْوًا وصُحُوًّا**(ن) **الرجل** بچپن کی جہالت کوچھوڑ دینا،افاقہ میں آنا

**خَمْرٌ : خَمِرَ یَخْمَرُ خَمْرًا**(س) **عنه** پوشیدہ ہونا،چھپنا۔**خَمْرٌ** (ج)**خُمُوْرٌ** انگوری شراب،ہرنشیلی چیز

**ثَمِلٌ : ثَمِلَ یَثْمَلُ ثَمَلًا** (س) مست ہونا(صفت:**ثَمِلٌ**)

---------

(۱۴)

**اَدْعُوْکَ : دَعَا یَدْعُوْ دُعَاءً** ا(ن) پکارنا،رغبت کرنا،مددطلب کرنا۔(**الیه** )کسی چیز کی طرف بلانا

**تَخْذُلُنِیْ : خَذَلَ یَخْذُلُ خَذْلًا وخِذْلًا وخِذْلَانًا**(ن) **فلانا وعنه** مدد چھوڑنا

**اَلْجُلّٰی ،اَلْجَلَلُ : جَلَّ یَجِلُّ جَلَالًا وجَلَالَةً** (ض) بڑے مرتبہ والا ہونا،**اَلْجُلّٰی** بڑا کام،**جَلَلٌ** چھوٹایابڑاامر

-------

(۱۵)

**النجْمُ: نَجْمٌ** (ج) **نُجُوْمٌ وانْجُمٌ وانْجَامٌ** ستارہ،اورثریاپربھی اطلاق ہوتاہے

**سَاهِرَةٌ : سَهِرَ یَسْهَرُ سَهَرًا** (س) ساری رات بیداررہنا

**تَسْتَحِیْلُ : اسْتَحَالَ یَسْتَحِیْلُ اِسْتِحَالَةً**(باب استفعال) ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلنا،محال ہونا

**صِبْغُ : صِبْغٌ وصِبَغٌ** (ج) **أصْبَاغٌ وصِبَاغٌ وأصْبِغَةٌ** رنگ

**یَحُلِ : حَالَ یَحُوْلُ حَوْلً**(ن)ا **الشیء** ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلنا

--------

(۱۶)

**تُعِیْنُ :أَعَانَ یُعِیْنُ اِعَانَةً** (باب افعال)**علی الشیء** مددکرنا

**غَیٍّ: غَوَی یَغْوِیْ غَیًّا** (ض)، **غَوِیَ یَغْوَی غَوَایَةً** (س) گمراہ ہونا،محروم ہونا،ہلاک ہونا

**هَمَمْتُ : هَمَّ یَهُمُّ هَمًّا و مَهَمَّةً**(ن) **بالشیء** ارادہ کرنا،چاہنا،پختہ ارادہ کرنا

**یَزْجُرُ : زَجَرَ یَزْجُرُ زَجْرًا**(ن) **عن کذا** روکنا،منع کرنا،ڈانٹنا

**أَحْیَانًا : حِیْنٌ** (ج) **أحْیَانٌ** (جمع الجمع)**اَحَایِیْنُ** وقت

**اَلْفَشَلُ: فَشِلَ یَفْشَلُ فَشَلًا** (س) کمزوروبزدل ہونا

(۱۷)

طُرُوْقٌ :طَرَقَ يَطْرُقُ طَرْقًا وطَرُوْقًا(ن) القوم رات کے وقت آنا

اَلْحَيِّ:حَيٌّ (ج) اَحْيَاءُ محلّہ،عرب کے قبیلوں میں سے چھوٹا قبیلہ

حَمَاةُ :حَمٰى يَحْمِىْ حَمْيًا وحِمْيَةً وحِمَايَةً(ض) الشيءَ من الناس روکنا،بچانا

رُمَاةٌ : رَمٰى يَرْمِىْ رَمْيًا ورِمَايَةً(ض) الشيءَ وبالشيء پھینکنا

رَامٍ (ج)رُمَاةٌ تیرانداز،تیر پھینکنے والا

------

(۱۸)

اَلْبِيْضُ: اَبْيَضُ (ج) بِيْضٌ سفید،مراد تلوار

السُّمْر: سَمِرَ يَسْمَرُ (س،ک)سُمْرَةً سفیدی سیاہی کے درمیان رنگ والا ہونا،گندم گوں ہونا(صفت:اَسْمَرُ (ج)سُمْرٌ)مراد نیزہ

اَلْغَدَائِرُ: غَدِيْرَةٌ (ج) غَدَائِرُ چوٹی

اَلْحُلَلِ : حُلَّةٌ (ج) حُلَلٌ وحِلَالٌ نیا کپڑا،کپڑوں کا جوڑا،ہتھیار

--------

(۱۹)

سِرْ:سَارَ يَسِيْرُ سَيْرًا ومَسِيْرًا(ض) جانا،چلنا،سفر کرنا(ہٗ ، وبہ )چلانا

ذِمَامٌ: ذِمَامٌ (ج) أَذِمَّةٌ حق،عزت،حرمت۔ذَمِيْمٌ (ج) ذِمَامٌ برا،منہ پر کی پھنسی،شبنم

مُعْتَسِفًا : اعْتَسَفَ يَعْتَسِفُ اِعْتِسَافًا(باب افتعال) عن الطريق راستہ سے ہٹ جانا۔راستہ کو بغیر جانے پہچانے چلنا

نَفْحَةٌ: نَفَحَ يَنْفَحُ نَفْحًا ونَفَاحًا ونُفُوْحًا(ف) الطيب خوشبو کا پھیلنا۔نَفْحَةُ الطيبِ خوشبو کی بھڑک

الطِّيْبُ: طَابَ يَطِيْبُ طِيْبًا وطَابًا(ض) لذیذ ہونا،میٹھا ہونا،اچھا اور عمدہ ہونا۔طِيْبٌ (ج)أَطْيَابٌ وطُيُوبٌ خوشبو

تَهْدِيْنَا: هَدَى يَهْدِى هِدَايَةً(ض) (الی) رہنمائی کرنا،ہدایت کرنا

الحِلَلُ : حِلَّةٌ (ج) حِلَلٌ وحِلَالٌ اترنے کی جگہ،مجلس،جمع ہونے کی جگہ،جہت وجانب

------

(۲۰)

اَلْحِبُّ: حِبٌّ (ج) اَحْبَابٌ وحِبَّان دوست،عاشق،محبوب

العِدَى: عَدُوٌّ(ج) اعْدَاء وعِدَى دشمن

رَابِضَةٌ: رَبَضَ يَرْبِضُ رَبَضًا ورُبُوضًا(ض) دبوچ کر بیٹھنا

الكِنَاسُ: كِنَاسٌ(ج) أَكْنِسَةٌ وكُنُسٌ ہرن کے پناہ لینے کی جگہ

غَابٌ : غَابَةٌ (ج) غَابٌ وغَابَاتٌ بانس کی جھاڑی،پست زمین،لوگوں کی جماعت،مراد بہت زیادہ تیر۔

الأَسَل: أَسَلَةٌ (ج) أَسَلٌ پتلی اور لمبی شاخوں والا ایک قسم کا پودا، پتلی تلوار اور چھری

اَسُلَ یَأسُلُ (ک)أسَالَۃً (س)أَسَلًا نرم وہموار ہونا،لمبا وملائم ہونا

-----

5-11

## سفارش کردہ کتابیں

| | |
|---|---|
| ۱۔الطغرائی حیاتہٗ ،شعرہٗ ،لامیتہٗ | علی جواد طاہر |
| ۲۔الغیث المسجم شرح لامیۃ العجم | صلاح الدین صفدی |
| ۳۔المقصد الاتم | کمال الدین دمیری |
| ۴۔تحفۃ الرائی للامیۃ الطغرائی | علی منیاوی |
| ۵۔نشر العلم فی شرح لامیۃ العجم | جمال الدین محمد بن عمر حضرمی |

--------------